

دارالافتاء جامعہ نعمیہ



حسی ناپاکی اور معنوی ناپاکی میں فرق ہے

سوال:

میں ایک معدود آدمی ہوں، بیساکھی کے سہارے چلتا ہوں اور باتحر روم میں جاتے وقت میرا پیشاب نکل جاتا ہے۔ میں اکثر اوقات گھر سے باہر رہتا ہوں اور پیشاب کی حاجت ہوتی ہے تو باہر کھڑے ہو کر کرتا ہوں، جس کی وجہ سے اکثر ناپاک رہتا ہوں۔ کار و باری معاملات کے لیے جن دکانوں اور دفاتر میں جاتا ہوں، وہ لوگ بعد میں بات کرتے ہیں کہ ہماری روزی کی جگہ پر ناپاک آدمی آجاتا ہے۔ آپ میری شرعی رہنمائی فرمائیں میں بہت پریشان ہوں، (سمیر سندر، دستگیر کراچی)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
الْجَوَابُ بِعَوْنِ النَّبِيلِ الْوَهَابِ

حدیث پاک میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے:

”عَنْ جَابِرِ بْنِ عَمْدَانَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبْيُولَ قَائِمًا۔“

ترجمہ: ”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا، (سنن ابن ماجہ: 309)۔“

بیٹھ کر پیشاب کرنے میں انسانی وقار بھی ہے اور شرمگاہ کی حفاظت بھی۔ انسان پیشاب کے چھینٹوں سے بھی محفوظ رہتا ہے اور اگر (کسی عذر و مجبوری کی وجہ سے) کھڑے ہو کر پیشاب کر لے تو جائز ہے، لیکن اس میں یہ لازم ہے کہ پیشاب کے لیے نزم (پانی جذب کرنے والی) زمین تلاش کرے تاکہ اس پر پیشاب کے چھینٹ نہ پڑیں اور اپنی شرمگاہ کی لوگوں سے حفاظت کرے۔

قضائے حاجت اور بیت الحلاع جانے کے آداب کا خیال رکھے، علامہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

”وَيَرَكُهُ أَنْ يَبْيُولَ قَائِمًا أَوْ مُضطَبًا أَوْ مُتَجَبِّدًا عَنْ شُوَبَةٍ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَإِنْ كَانَ بِعْذُرٍ فَلَا يَأْسَ بِهِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَبْيُولَ وَكَانَتِ الْأَرْضُ صُلْبَةً دَقَّهَا بِحَجَرٍ أَوْ حَفَرَ حَفِيرَةً حَتَّى لَا يَتَشَمَّشُ عَلَيْهِ الْبَوْلُ۔“

ترجمہ: ”کسی عذر کے بغیر کھڑے ہو کر یا لیٹ کر یا برہنہ ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے، اگر کسی عذر کے سبب ہو تو کوئی حرج نہیں، ایسی سخت زمین پر جس پر پیشاب کرنا ہو تو ایسی جگہ کو کرید کر نزم کر لے یا گڑھا کھود کر پیشاب کرے، تاکہ اس پر پیشاب کی چھینٹیں نہ پڑیں، (فتاوی عالمگیری، جلد 1، ص: 50)۔“ (جاری ہے۔۔۔)

(2)

آپ سے جس حد تک ممکن ہو، پیش اب کے چھینٹوں سے بچنے کی کوشش کریں اور طہارت و پاکیزگی اختیار کرنے کی کوشش کریں۔ مذکورہ بالا کاروباری متعلقین کا روایہ نامناسب ہے، انہیں اپنے اس تھارت آمیز رویے پر غور کرنا چاہیے، معدود ری انسان کے اختیار میں نہیں ہے، حدیث پاک میں ہے:

”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ لَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَرِيقٍ مِّنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جُنْبٌ فَأَنْسَلَ فَدَاهَبَ فَاغْتَسَلَ، فَتَنَفَّقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْسَلَهُ جَاءَهُ قَالَ: أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَقِيَتِنِي وَأَنَا جُنْبٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ حَتَّى أَغْتَسَلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ الْبُؤْمَ مِنَ الْأَيْمَجْسُ“۔

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رض بیان کرتے ہیں: مدینے کے ایک راستے میں ان کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حال میں آمنا سامنا ہوا کہ وہ جنپی تھے، پھر ابو ہریرہ رض چپکے سے نکل کر چلے گئے اور غسل کیا۔ اس دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تلاش کیا، پس جب وہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ابو ہریرہ! تم کہاں تھے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب میرا آپ سے سامنا ہوا تو اس وقت میں جنپی تھا، تو میں نے غسل جنابت سے پہلے آپ کی مجلس میں بیٹھنا پسند نہ کیا (یعنی خلاف ادب سمجھا)، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اے ابو ہریرہ!) سبحان اللہ! مومن بخس نہیں ہوتا، (صحیح مسلم: 371)۔ یعنی اگر جسم پر کوئی حصی نجاست نہ لگی ہو تو جنپی انسان دوسرے انسان سے مصافحہ کر سکتا ہے، مل سکتا ہے یا کسی مجلس میں بیٹھ سکتا ہے۔

اس حدیث کی شرح میں علامہ میکی بن شرف النووی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

”هَذَا الْحَدِيثُ أَصْلٌ عَظِيمٌ فِي طَهَارَةِ الْمُسْلِمِ حَيَاً وَمَيْتًا“۔

ترجمہ: ”یہ حدیث مسلمانوں کی طہارت کے بارے میں اصل عظیم ہے، خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ، (شرح النووی، جلد 4، ص: 57)۔“ اس کا مطلب یہ ہے کہ جنابت یا نفاس یا حدث (بے وضو ہونے) کی ناپاکی معنوی ہے، صوری نہیں ہے۔ اگر کسی کے جسم یا لباس پر معدود ری کے سبب پیش اب کے قطرے پڑ گئے ہوں اور اب اس کا لباس یا جسم خشک ہے، تو کسی جگہ یا انسان کے لباس یا جسم کے ساتھ مس ہونے سے وہ جگہ یا لباس یا جسم ناپاک نہیں ہوتا، کیونکہ حصی ناپاکی اور معنوی ناپاکی میں فرق ہے۔ البتہ اگر پیش اب کے قطرے کپڑے یا جسم کے حصے پر لگے ہوں، وہ ابھی گیلا ہے اور کسی دوسرے شخص کے لباس سے گیلا حصہ مس ہوا اور پیش اب کا اثر پہنچا تو اتنی جگہ ناپاک ہو جائے گی اور دھونے سے پاک ہو جائے گی، اس بنا پر کسی سے نفرت جائز نہیں ہے، البتہ احتیاط سب پر لازم ہے۔ مغربی ممالک میں معدودوں کے لیے رفع حاجت اور صفائی کے خصوصی انتظامات ہوتے ہیں، ہمارے ہاں بھی اس کا انتظام ہونا چاہیے۔

شریعت نے معدودو کو بہت رعایت دی ہے۔ ایسا شخص جس کا کسی مرض کے سبب وضو قائم نہ رہتا ہو اور وہ عذر نماز کے پورے وقت کو اس طرح گھیر لے کہ اس عذر کے بغیر وہ فرض نماز بھی ادا نہ کر سکے، یعنی اتنی دیر تک اپنا وضو قائم رکھنے پر قادر نہ ہو کہ ایک وقت کی فرض نماز پوری پڑھ لے، فقہی اصطلاح میں ایسے شخص کو ”شرعی معدود“ کہا جاتا ہے۔

بار بار عذر لاحق ہونے کی وجہ سے شرعاً اسے پرخصت دی گئی ہے کہ وہ ایک وقت کی نماز کے لیے تازہ وضو کرے اور اس وقت میں اس عذر کے سبب وضو ٹوٹنے کے باوجود فرض، سنت، نوافل، تضاد، تلاوت الغرض جو عبادات کرنا چاہیے، کر لے۔ تاہم اگلی نماز کا وقت داخل ہونے پر تازہ وضو کرے اور پھر اس نماز کا وقت ختم ہونے تک عذری حدث لاحق ہونے کے باوجود یہ تمام (جاری ہے۔۔۔)

(3)

عبادات ادا کر سکتا ہے اور عذر کی بنا پر مقبول ہیں، البتہ اگر اس مرض معدوری کے علاوہ وضو کے فاسد ہونے کا کوئی اور سبب پایا جائے، تو وقت کے اندر بھی وضو ٹوٹ جائے گا، مثلاً بدن سے خون نکل آیا یا رخ خارج ہو گئی یا منہ بھر کر قے آگئی وغیرہ، مگر ہر نماز کا وقت داخل ہونے پر اسے تازہ وضو کرنا ہو گا، علامہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

الْبُسْتَحَاضَةُ وَمَنِ يَهِ سَلْسُ الْبَوْلِ أَوْ اسْتِطْلَاقُ الْبَطْنِ أَوْ إِنْفَلَاثُ الرِّيَحِ أَوْ رُعَافٌ دَائِمٌ أَوْ جُرْحٌ لَا يَقْدِمُ يَتَوَضَّعُونَ لِوقْتِ كُلِّ صَلَاةٍ وَيُصْلُونَ بِذِلِّكَ الْوُضُوعَ فِي الْوَقْتِ مَا شَاءُوا مِنَ الْفَرَائِضِ وَالْتَّوَافِلِ هَكَذَا فِي "الْبَحْرِ الرَّأْيِ"۔

ترجمہ: ”مُسْتَحَاضَه (وہ خاتون جسے سیلان الرحم کی بیماری لاحق ہے)، جسے پیشاب کے قطرے آتے ہوں یا مسلسل دست کی بیماری (DIARRHOEA) ہو یا رخ (یعنی ہوا) خارج ہوتی ہو یا دامی نکسیر جاری ہو یا زخم مسلسل رستار ہتا ہو، تو ایسے معدور ہر نماز کے وقت کے لیے تازہ وضو کریں اور اس وقت کے اندر فرائض و نوافل جس قدر چاہیں اُسی وضو سے ادا کریں، جیسا کہ ”البحر الرائق“ میں ہے“ مزید لکھتے ہیں:

وَيَبْطُلُ الْوُضُوعُ عِندَ حُرُوجٍ وَقُتِ الْهُفْرُ وَضَةٌ بِالْحَدِيثِ السَّابِقِ هَكَذَا فِي "الْهِدَايَةِ"۔

ترجمہ: ”دامی معدور کا وضو سابق حدث کی وجہ سے فرض نماز کا وقت نکل جانے سے ٹوٹ جاتا ہے، جیسا کہ ”حدایۃ“ میں ہے“ یعنی اگلے وقت کی نماز کے لیے تازہ وضو کرنا ہو گا، (فتاویٰ عالمگیری، جلد 1، ص: 41)۔“

علامہ شیخ احمد طباطبائی رحمۃ اللہ علیہ معدور کے شرعی احکام بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

(وَمَنِ يَهِ عَذْرٌ كَسَلِسِ بُولٍ أَوْ اسْتِطْلَاقِ بَطْنٍ) وَإِنْفَلَاثِ رِيَحٍ وَرُعَافٍ دَائِمٍ وَجُرْحٍ لَا يَقْدِمُ يَتَوَضَّعُ مِنْ غَيْرِ مَشَقَّةٍ وَلَا يَجْلُوسٍ فِيهَا يَتَوَضَّعُونَ (لِوقْتِ كُلِّ فَرَضٍ وَلَا نَفْلٍ، لِقَوْلِهِ صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم: ”الْبُسْتَحَاضَةُ تَنْوِضاً لِوقْتِ صَلَاةٍ“، رَوَاهُ سِبْطُ بْنُ الْجَوزِيُّ عَنْ أَنِ حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى، فَسَائِرُ ذُرِّيَّةِ الْأَعْذَارِ فِي حُكْمِ الْبُسْتَحَاضَةِ، فَالَّذِينَ يَشْبَهُمْ (وَيُصْلُونَ بِهِ) أَيْ بِوُضُوهِمِ فِي الْوَقْتِ) (مَا شَاءُوا مِنَ الْفَرَائِضِ) أَدَاءً لِلْوَقْتِيَّةِ وَقَضَاءً لِغَيْرِهَا وَلَوْنَمَ الْذِمَّةُ زَمَانَ الْصِحَّةِ (وَ) مَا شَاءُوا مِنَ (الْتَّوَافِلِ) وَالْوَاجِبَاتِ كَلَوْتِرِ الْعِيِّدِ وَصَلَاةِ جَنَازَةٍ وَطَوَافٍ وَمَسِّ مُضَحِّفٍ۔“

ترجمہ: ”جسے پیشاب کے قطرے آتے ہوں یا دست کی بیماری ہو یا رخ ہوتی ہو یا نکسیر جاری ہو یا زخم مسلسل رستار ہتا ہو اور مشقت کے بغیر اسے روکنا ممکن نہ ہو اور نہ پڑھ کر روک سکتا ہو، تو ایسے عذر والے ہر نماز کے وقت میں ایک بار تازہ وضو کریں اور جب تک اس نماز کا وقت باقی ہے، فرائض و نوافل جس قدر چاہیں اُسی وضو سے ادا کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے: ”مستحاضہ ہر نماز کے وقت میں تازہ وضو کرے“۔ اس حدیث کو سبط بن جوزی نے حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا، پس تمام عذر والے مستحاضہ کے حکم میں ہیں، اور یہ دلیل اُن سب کوشال ہے اور وہ اُس وضو سے جس قدر چاہیں (فرض) نماز پڑھیں، وقت کی ادائیق نماز اور اگر زمانہ صحت کی کوئی نماز اُس کی قضاہ ہو گئی تھی تو وہ بھی ادا کر سکتا ہے، اس کے علاوہ جس قدر چاہیے نوافل اور واجبات اسی وضو سے ادا کر سکتے ہیں، مثلاً وتر، عید کی نماز، نمازِ جنازہ اور طواف اور مصحف (قرآن مجید) کو چھونا، (حاشیۃ الطحاوی علی مرائق الفلاح، جلد اول، ص: 212، 213)۔“



مفہی میب الرحمن
رئیس دارالافتاء دارالعلوم نعیمیہ، کراچی



29 اگست 2023ء